بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۴ ہجرت ۱۳۴۴ ہش | یکم محرم ۱۳۸۵ھ | ۴ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۳ رمئی بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم خدا کے نزدیک متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

خُدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں

"کیسا بدقسمت وہ شخص ہے جو اِس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوت کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دُنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈرکر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔" (کشتی نوح صہ ۸۹)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارہویں تربیتی کلاس جو یہاں ۱۶ر اپریل سے شروع ہوئی تھی مؤرخہ یکم مئی ۱۹۶۵ء کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کلاس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیاب طلبہ میں سندات اور انعامات تقسیم فرمائے نیز اپنے اختتامی خطاب میں انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ (تربیتی کلاس کی تفصیلی خبر کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

● لاہور۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری تاحال بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ اگرچہ معدہ اب تھوڑی مقدار میں غذا قبول کرنے لگا ہے تاہم سینے میں شدید درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ بعض اوقات درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ دن اور رات بےچینی میں ہی گزرتے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● قادیان سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ رمئی ۶۵ء

مامور من اللہ اور روحانی انوار کا انتشار

حال میں ایک اداریہ میں واچ ٹاور بائبل سوسائٹی کی شائع کردہ ایک کتاب کا حوالہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق شائع کیا تھا۔ یہاں شاید یہ بات بیان کر دینا بھی افادت سے خالی نہیں ہے کہ واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی عیسائیت کی ایک نئی تحریک ہے جس کا بانی امریکہ میں پیدا ہوا تھا۔ ان لوگوں کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی اللہ بجسد عنصری نہیں بلکہ روحانی تھا اور کہ اب آپ روحانی طور پر نزول کر چکے ہیں۔ یہ عجیب توارد ہے کہ اس تحریک کی بہت سی تاریخیں احمدیت کی تاریخوں کے ساتھ ملتی ہے۔ چنانچہ اس سوسائٹی کا بانی بھی انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں ہی ہوا ہے اور ان لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحانی طور پر نزول فرما چکے ہیں اور ان کی بادشاہت ۱۹۱۴ء سے شروع ہو گئی ہے۔ یہی وہ سن ہے جب خلافت ثانیہ کی ابتداء ہوئی۔ پھر ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ آخر کار دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم ہو جائے گی اور یہ جو اقوام میں جنگیں ہو رہی ہیں یہ شیطانی ہیں۔ اور خدا کی بادشاہت کا پیش خیمہ ہیں۔ آخر کار شیطان کے ساتھ ایک فیصلہ کن جنگ ہو گی جس میں حق کو فتح ہو گی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر
دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا
لیکن خدا اسے قبول کرے گا
اور بڑے زور آور حملوں سے
اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ تحریک جو لوگ چلا رہے ہیں وہ اپنے آپکو (Jehovah witness) گواہانِ یہووہ کہتے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ وہ اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت جو دنیا میں قائم ہونے والی ہے اس کا دنیا کو پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ یہ لوگ ہر ملک میں اپنے گرجے قائم کر رہے ہیں اور تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے کیلئے اور اس کی رضا کو دیکھنے کیلئے ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔۔
۔۔۔ اب اختتام کے موجودہ مقررہ وقت میں جو ۱۹۱۴ء سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو کھڑا کیا ہے جو اپنے خدا کو جانتے ہیں۔ یہ لوگ ہی اس کے منتخب شدہ ہیں۔ ان کے ساتھ اور بھی شامل ہو گئے ہیں جنہوں نے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا ہے۔۔۔
یسوع مسیح نے انہیں حکم دیا ہے کہ جاؤ اور ہر قوم میں سے شاگرد بناؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔
(کتاب "تیری رضا زمین پر پوری ہو" صہ ۳۶۲)

ان لوگوں کے نزدیک یسوع مسیح روحانی طور پر آچکا ہے اور وہ یسوع مسیح کے حکم کے مطابق دنیا کی اقوام کو اس کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ تاہم یہ لوگ ایک حقیقت کو فراموش کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح یسوع مسیح ایک متعین وجود آج سے دو ہزار سال پہلے موجود تھا اسی طرح ضرور ہے کہ آج بھی کوئی ایسا وجود موجود ہو جو پہلے مسیح کی خو بو پر ہو چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں خاتم الخلفاء کی پیشگوئی تھی اور یہی ذکر تھا کہ ایک مسیح اس امت میں آئے گا اور انجیل میں مسیح نے کہا کہ آخری زمانہ میں میں آؤں گا۔ وہ میں ہی ہوں اور اس کا راز خدا نے مجھ پر یہ کھولا ہے کہ جو لوگ یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ ان کی خو۔ خصلت اور اخلاق پر ایک اور شخص آتا ہے اور اس کا آنا گویا اسی شخص کا آنا ہوتا ہے اور یہ بات بے معنی اور بے سند بھی نہیں ہے تو د انجیل نے اس عقدہ کو حل کیا ہے یہود جو مسیح ابن مریمؑ سے پیشتر ایلیا نبی کے آنے کے منتظر تھے اور ملاکی نبی کی کتاب کے وعدہ کے موافق ان کا حق تھا کہ وہ انتظار کرتے لیکن وہ چونکہ ظاہر بین اور الفاظ پرست تھے۔ اس لئے وہ حقیقت سے آشنا نہ ہوئے اور ایلیا ہی کا انتظار کرتے رہے جیسا کہ توریت اور نبیوں کی کتابوں میں لکھا تھا جو وعدہ پر آتا ہے وہی موعود ہو۔ ان کو یہ غلطی لگی کہ مسیح موعود سے پہلے ایلیا آئے گا۔ انکی نظر چونکہ موٹی تھی وہ انتظار کرتے رہے کہ ایلیا پہلے آئے۔ چنانچہ ایک بار وہ مسیحؑ کے پاس گئے اور انہوں نے یہ سوال کیا۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ ایلیا تو آ گیا اور وہ یہی یوحنا ہے۔ وہ یوحنا کے پاس گئے۔ اس سے پوچھا انہوں نے کہا کہ میں ایلیا نہیں ہوں۔ چونکہ ان کے دل پاک نہ تھے اس لئے اس کو تناقض پر محمول کیا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ یہ مسیح سچا مسیح نہیں ہے حالانکہ مسیح علیہ السلام نے جو کچھ کہا وہ بالکل درست تھا اور اس میں کوئی تناقض نہ تھا۔ مسیح علیہ السلام کا مطلب صرف یہ تھا کہ یہ یوحنا جس کو مسلمان لوگ یحییٰ کہتے ہیں۔ ایلیا کی خو اور طبیعت اور قوت پر آیا ہے مگر انہوں نے یہ سمجھا کہ سچ مچ وہی ایلیا جو ایک بار پہلے آ چکا تھا پھر آ گیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے قانونِ مقررہ کے یہ خلاف ہے۔ اس کا قانون یہی ہے کہ جو لوگ ایک بار اس دنیا سے اٹھائے جاتے ہیں پھر وہ نہیں آتے۔ ہاں خدا تعالیٰ چاہے تو ان کی خو اور طبیعت پر کسی دوسرے بندے کو بھیج دیتا ہے اور شرف مناسبت کے لحاظ سے وہ دونوں دو وجود جدا جدا انسان نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی ہوتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد دوم صہ ۲۸۲-۲۸۳)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عیسائی گواہانِ یہووہ کے دلوں میں یہ بات کس طرح جاگزیں ہوئی اور ان کو ان باتوں کا علم کس طرح ہوا جو ایک وجود کے ساتھ جو مسیح علیہ السلام کی خو بو پر آنا تھا وابستہ ہیں۔ اس کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ضرورت الامام" میں نہایت وضاحت سے موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلۂ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے اور یہ ایک عام قانون اور سنتِ الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی راہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیثِ نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشارِ نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہو گا۔"
(ضرورت الامام صہ ۶)

لہٰذا ان عیسائی گواہانِ یہووہ کو جو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مسیح روحانی طور پر نازل ہو چکا ہے وہ اسی فیضان کی وجہ سے ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے ساتھ لازمی تھا مگر چونکہ وہ اس فیضان کے منبع سے ناواقف ہیں اس لئے انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہوواہ کی شہادت دینا اب ان کے سپرد ہوا ہے۔ یہ ایسی ہی غلطی ہے جیسا کہ مسلمانوں کو لگی ہوئی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اب انہیں کسی امام کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر عالم دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب ہے۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر غلط بات اور کوئی ہو نہیں سکتی کہ ہر عالم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کا نائب ہو۔ آپ کا نائب اور خلیفہ تو وہی ہو سکتا ہے جو آپ کی آوردہ شریعت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے از سرِ نو زندہ کرے۔ چنانچہ صرف مجددینِ وقت ہی ایسے نائب اور خلیفہ ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ گواہانِ یہووہ کی تحریک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک واضح دلیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے اگرچہ وہ غلطی میں پڑ گئے ہیں۔

"میرے پاس وہی آتا ہے جس کی فطرت میں حق سے محبت اور اہلِ حق کی عظمت ہوتی ہے جسکی فطرت سلیم ہے وہ دور سے اس خوشبو کو جو سچائی کی میرے ساتھ ہے سونگھتا ہے اور اسی کشش کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے میری طرف اس طرح کھنچے چلے آتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۲)

احمدیہ مشن غانا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

• سالانہ کانفرنس • کالجوں اور سکولوں میں تقاریر • تبلیغی جلسے • تقسیم لٹریچر

• تبلیغی دورے • درس و تدریس • ملاقاتیں • ۱۷۰ افراد کا قبول حق

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن

یوم پاکستان

یوم پاکستان کی تقریب پر ہائی کمشنر صاحب پاکستان کی دعوت پر خاکسار، مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب، مکرم مولوی صالح محمد صاحب مکرم مولوی عبدالحق صاحب ایم۔ اے اور مکرم محمد لطیف صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی اکرا گئے اور تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر ہم سب ہائی کمشنر پاکستان کو ملے۔ خاکسار سفراء سعودی عرب۔ مراکو۔ سوڈان اور ہائی کمشنر نائیجیریا نیز دیگر معززین سے بھی ملا۔

یوم آزادی غانا

غانا کی یوم آزادی پر ہونے والی تقاریب میں بھی مبلغین اپنے اپنے علاقوں میں شریک ہوئے۔ خاکسار سالٹ پانڈ میں منعقدہ تقاریب میں شریک ہوا۔ جہاں ڈسٹرکٹ کمشنر اور دیگر معززین سے ملا۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ڈسٹرکٹ کمشنر ٹیچمان کی دعوت پر اس تقریب میں شامل ہوئے جہاں عیسائیوں سے تعلقات پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے ایک اور تقریب میں جو عیسائی فرقہ کے ایک پادری کی ٹیچمان سے تبدیلی پر اس فرقہ والوں نے کی تھی شریک ہوئے جہاں مکرم مولوی صاحب موصوف کو تقریر کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ جس میں انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ جس مذہب کے ذریعہ حقیقی وحدت قائم ہو سکتی ہے وہ مذہب اسلام ہی ہے۔

ایک اور تقریب میں جو احد پانا گاؤں میں افتتاح سکول کی تقریب تھی۔ اس میں عیسائی سکرٹری گاؤں کی طرف سے مکرم مولوی صاحب موصوف کو شرکت کی دعوت دی تا اس گاؤں کی غیر احمدی اکثریت پر اسلام کی تعلیم واضح کر سکیں۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ کمشنر کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے تقریر کی۔ اور نہ صرف اسلامی تعلیم کو بیان کیا۔ بلکہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یونیورسٹیاں کھول کر تعلیمی خدمات بجالانے کی بھی وضاحت کی۔ اس گاؤں کے مسلمانوں نے مکرم مولوی صاحب سے دینی تعلیم کے لئے مسلمان اساتذہ کے انتظام کرنے کی بھی درخواست کی۔

نئے مشن کا قیام

غانا میں اکوایم سٹیٹ جو باسل مشن کا مرکز ہے۔ ابھی تک احمدی مشنری کے بغیر تھی عرصہ زیر رپورٹ میں اس سٹیٹ کے مرکزی قصبہ اکو ڈیماس میں خاکسار نے ایک لوکل مبلغ کے ذریعہ مشن قائم کیا ہے۔ جس نے پبلک لیکچروں اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ شروع کر دی ہے۔ قارئین سے اس نئے مشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تربیتی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے بروگ اہافو ریجن۔ شمالی ریجن اور بالائی ریجن کا دورہ کیا۔ بروگ اہافو ریجن میں ریجنل مبلغ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کی معیت میں ریجن کے چار سرکٹوں کی تربیتی میٹنگیں ٹیچمان ماسو۔ فیاپرے۔ اور گوآسو میں منعقد کیں۔ جہاں ریجنل مبلغ کے علاوہ خاکسار نے بھی تقاریر کیں اور ممبران کو تبلیغ۔ نمازوں کی پابندی زکوٰۃ و چندہ جات کی ادائیگی اور عملی نمونہ کی طرف توجہ دلائی۔ تبلیغ کے سلسلہ میں ہر ممبر کو یہ پختہ عہد کرنے کی تلقین کی کہ سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے۔

ان تربیتی تقاریر کے علاوہ جن جماعتوں میں رات قیام کیا۔ وہاں نمازوں کے بعد بھی مختلف تربیتی امور کی طرف ممبران کو توجہ دلائی۔

شمالی اور بالائی ریجن کے دورہ کے وقت مکرم سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن خاکسار کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ تمالی اور وا کی جماعتوں کو جہاں اردگرد کی جماعتوں کے دوست بھی ریجنل کانفرنس کی وجہ سے شریک تھے۔ تربیتی تقاریر اور نمازوں کے بعد درس و تدریس کے ذریعہ خاکسار اور سید داؤد احمد صاحب انور نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ تربیتی غرض کے پیش نظر عرصہ زیر رپورٹ میں سالٹ پانڈ لوکل مرکز کے علاوہ۔ اکوام اونیازی۔ گوامو۔ آمیسانو اور وا کی جماعتوں میں خطبات جمعہ پڑھے۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے بالائی ریجن میں ولگا ٹانگا باکواد پوسیکا کا دورہ کیا۔ اور ایک ٹریننگ کالج اور ایک سیکنڈری سکول میں تقریر کی۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے عرصہ زیر رپورٹ اٹھارہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور ہر جماعت میں ایک یا دو رات قیام کر کے جماعت کی تعلیم و تربیت کی صبح و شام درس دیا۔ جماعتوں کے کام کا معائنہ کیا۔ اور اپنے ریجن کے سرکٹ مبلغین کو کام کے متعلق مزید ہدایات دیں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں یوسف صاحب اور ایک لوکل مبلغ نے تقریر کی۔

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ بروگ اہافو نے اپنے ریجن کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور جو سست تھے انہیں ان کے دینی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور تربیت کی کوشش کی۔ اور ٹیچمان کے علاوہ ماسو۔ سیانی اور گوآسو میں خطبات جمعہ پڑھے اور مکرم مولوی صاحب موصوف کی تحریک پر کئی دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دعائیہ خطوط لکھے۔ جن کے جوابات ملے۔ اور افریقن احمدیوں کے ایمان میں یہ بات اضافہ کا موجب ہوئی ہے کہ جن ضروریات کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں خطوط لکھنے کے بعد جلد ہی وہ ضروریات پوری ہو جاتی ہیں فالحمد للہ علی ذالک۔

درس و تدریس

اپنے اپنے مرکز میں قیام کے وقت مبلغین درس و تدریس میں مشغول رہے خاکسار قرآن کریم، بخاری شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتا رہا۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب کماسی میں نماز فجر کے بعد قرآن کریم اور نماز عشاء کے بعد حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ٹیچمان میں فجر کی نماز کے بعد درس اور عشاء کے بعد تدریس کا کام کرتے ہیں۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور عام ایام میں درس کے علاوہ رمضان المبارک میں مرکز سلسلہ کی تقلید میں نماز فجر کے بعد بخاری شریف اور نماز عصر کے بعد قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ نیز تراویح کے بعد مختلف تربیتی مضامین پر جماعت تمالی کو روزانہ تلقین و نصیحت کرتے رہے۔ نئی پود کا خیال رکھنے کے لئے مکرم سید صاحب باقاعدہ یسرنا القرآن کی تعلیم اور نماز کے اسباق دیتے رہے۔ نیز علاقہ کے احمدیہ سکولز میں بچوں کو یسرنا القرآن پڑھانے کے لئے اساتذہ کو خود یسرنا القرآن کے اسباق دیتے رہے۔ تاکہ وہ بچوں کو تعلیم دے سکیں۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب نے نماز عشاء کے بعد ایک تعلیمی کلاس کا انتظام کیا ہے۔ جس میں دوست قرآن کریم یسرنا القرآن اور نماز کے اسباق حاصل کرتے رہے۔ دو ایک طالب علم کو عربی کے اسباق بھی پڑھاتے رہے۔

لجنہ اماء اللہ

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس باقاعدگی سے ہر اتوار کو منعقد کرتی رہیں۔ اور ممبرات کو قرآن کریم نماز اور یسرنا القرآن کے اسباق دیتی رہیں۔ نیز بجنات کی کارروائیوں کی رپورٹ اور مرکز کی اخبار سناتی رہیں اور چندہ مسجد ڈنمارک کے لئے بھی ممبرات کو پُر زور تحریک کی اتوار کے علاوہ بھی دیگر ایام میں ممبرات اسباق لینے کے لئے آتی رہتی ہیں۔ جن کو وہ پڑھاتی رہیں۔ نیز جماعت میں برابر جا کر ممبرات کو مسجد کے آداب اور دیگر نصائح کرتی رہیں۔

تعمیرات

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم سید داؤد احمد صاحب انور مسجد احمدیہ تمالی کی تعمیر کی نگرانی کرتے رہے۔ جو اپنی مدد آپ کے اصول پر وقار عمل کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اور اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب نے

خطبات و تقاریر سے اشانٹی ریجن میں کماسی مشن ہاؤس کی تعمیر و تکمیل کی اہمیت و ضرورت واضح کی اور اس سلسلہ میں مالی قربانی میں سبقت لینے کی تلقین کی۔ تعمیر کی نگرانی کر کے کام کو جلد از جلد پورا کرنے کی سعی کی۔

تین مقامات میں زمین کا حصول

برونگ اہافو ریجن کے تین مقامات فیاپرے۔ سیانی ریجن کا مرکزی شہر اور گوآسو میں احمدیہ مشن ہاؤسز مساجد وغیرہ کے لئے زمین مل رہی ہے۔ فیاپرے کے چیف کے پاس خاکسار اور مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ ایک وفد کے ساتھ ملے اور اس سلسلہ میں رسمی درخواست کی۔ چنانچہ ایک طویل و عریض رقبہ کی زمین اس نے تحفۃً پیش کی ہے۔ گوآسو کے چیف نے مشن کو زمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ سیانی شہر کی کونسل کے ارباب حل و عقد کو خاکسار۔ مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ریجنل مبلغ اور ریجنل چیئرمین وفد کی صورت میں ملے اس نے بھی وعدہ کیا کہ احمدیہ مشن کو مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے باموقع زمین دی جائے گی۔ الحمد للہ۔

سکولز

تبلیغ اور تربیت کے فرائض کے علاوہ احمدیہ سکولوں کے انتظام کا کام بھی کافی وقت لیتا ہے۔ خاکسار امارت کے فرائض کے علاوہ غانا کے احمدیہ سکولز کے جنرل مینجر کی حیثیت سے ایسی پرائمری اور مڈل سکولوں کی نگرانی کرتا ہے اور اس سلسلہ میں وزارت تعلیم اکرا۔ ریجنل اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز سے ملاقات اور خط و کتابت کا کام کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سکولز کے ہیڈ ٹیچرز اور لوکل مینجروں کی کانفرنس منعقد کر کے سکولز کی ترقی اور بہبودی کے متعلق مشورہ کیا گیا۔ مبلغین میں سے مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب ٹیچیماں میں واقع احمدیہ سکول کے لوکل مینجری کے فرائض سر انجام دیتے رہے اور مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور شمالی ریجن کے پانچ احمدیہ سکولز (جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مکرمی سید صاحب کی کوششوں سے اسی تعلیمی سال میں جاری ہوئے ہیں) کی لوکل مینجری کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب لوکل مینجر ٹیچیماں احمدیہ سکول کی معیت میں سکول کا معائنہ کیا۔ طلبہ و طالبات کا دینی معلومات کا خصوصاً اور عام معلومات کا عموماً امتحان لیا اور اساتذہ کو مناسب ہدایات دیں۔

اسی طرح شمالی ریجن میں واقع احمدیہ سکولز کا معائنہ مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور لوکل مینیجر کی معیت میں خاکسار نے کیا۔ اور دینی معلومات اور عام معلومات کا بچوں کا امتحان لیا۔ شمالی ریجن میں چونکہ بعض لوگ بچوں کو سکولز بھیجنے کے حق میں نہیں اس لئے خاکسار نے شمالی ریجن کے تین سکولز سے متعلقہ دیہات کے چیفس ڈویژنل چیفس اور ان کے اکابر کو خطاب کیا اور بچوں کو سکول بھیجنے نیز سکولز کی عمارت کے لئے وقارِ عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور نے پاکستان ہائی کمشن مقیم غانا کے ایک ممبر کلرک پر پاکستان میں قلمی دوستی کی ایک کلب کو ٹمالی کے دو صد طلبہ کے اسماء اور پتہ جات ارسال کئے جو پاکستان میں قلمی دوستی کے خواہاں ہیں۔

۹۷ افراد کا قبولِ حق

ریجنل مبلغین سرکٹ مبلغین اور دیگر ممبران کی مجموعی کوششوں کو اللہ تعالےٰ نے نوازا اور عرصہ زیرِ رپورٹ میں ستانوے افراد نے حق کو قبول کیا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستہ ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

قارئین سے درخواست ہے کہ ان احباب کی استقامت اور اخلاص و ایمان میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا

آخر میں خاکسار ایک دفعہ پھر تمام مبلغین پاکستانی یا افریقن کے لئے نیز تمام ممبران جماعت ہائے احمدیہ غانا کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی صحیح طریق پر توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

ولادت

میری ہمشیرہ امامہ فرحت اہلیہ خلیفہ رضی الدین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نصیر الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ عزیز مولود محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ عزیز کو اللہ تعالےٰ نیک، خادمِ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

صلاح الدین ابن امام الدین صاحب
رئیس التبلیغ انڈونیشیا

مجالسِ انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تیسرا سالانہ کامیاب اجتماع بمقام باڈہ مورخہ ۲۴/۲/۶۵ کو زیر صدارت مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن مسجد احمدیہ باڈہ میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن و نظم کے بعد دعا ہوئی اور پھر خاکسار نے عہد دہرایا۔ بعد ازاں مولوی عبدالمالک خاں صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ نے جن کو صدر محترم نے مرکزی نمائندہ بھی مقرر فرمایا تھا صدرِ محترم کا ایمان افروز خطاب پڑھ کر سنایا۔

یہ بابرکت اجتماع کل پانچ اجلاسوں پر مشتمل تھا جس میں مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب کے علاوہ مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرمی مہاشہ محمد عمر صاحب اور مکرمی مولوی محمد عمر صاحب بی۔ اے نے شمولیت فرمائی۔

انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ٹیپ ریکارڈ بھجوایا گیا تھا جس سے مختلف اوقات میں متعدد نظمیں اور تقاریر سنائی گئیں۔ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے درس قرآن مجید کے علاوہ سیرت رسول پاک صلعم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اسلام اور اسلام کا عالمگیر غلبہ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے سندھی زبان میں تربیتِ اولاد۔ پیغامِ احمدیت۔ برکاتِ خلافت پر تقاریر کیں اور درسِ حدیث دیا جو بڑی توجہ اور انہماک سے سنا گیا۔

مکرمی مولوی محمد عمر صاحب بی۔ اے نے بزبانِ سندھی اخوتِ اسلامی کے موضوع پر تقریر فرمائی اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ مکرمی مہاشہ محمد عمر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اسلام کی امتیازی خصوصیات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب نے ذکرِ حبیب پر تقریر فرمائی۔

علماء کرام کی تقاریر کے علاوہ خاکسار نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں اور مرکزی تحریکات پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی جس میں سالِ رواں کے پروگرام پر پوری طرح عملدرآمد کرنے اور جملہ مرکزی تحریکات پر کما حقہ لبیک کہنے کی تلقین کی۔ مکرمی محمد انور صاحب ایڈوو ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ نے سندھی زبان میں "آپس میں محبت۔ پیار اور ہمدردی اور نظامِ سلسلہ کی پابندی" پر خطاب فرمایا۔

تقریری مقابلہ میں متعدد انصار اور خدام نے حصہ لیا۔ اطفال الاحمدیہ اور ناصرات بھی اس پروگرام میں شامل رہیں ان کی خواہش پر ایک اجلاس میں انہیں پون گھنٹہ تقاریر اور نظموں کے مقابلہ کیلئے دیا گیا۔ چنانچہ تیرہ بچوں نے اس میں حصہ لیا۔ جملہ تقادیر کرنے والے انصار اللہ کو اور جملہ خدام کو علاوہ ان کے جو فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ آئے تھے انعامات دیئے گئے۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس اجتماع میں انصار۔ خدام بلکہ بعض اطفال نے بھی نماز تہجد با جماعت اور ذکرِ الٰہی میں شمولیت کی۔

لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ جس کا اہتمام مکرمی ناظم صاحب انصار اللہ ضلع لاڑکانہ اور صدر جماعت باڈہ نے کیا ہوا تھا۔

خورد و نوش کا انتظام بہت اچھا تھا جس کے منتظم صدر جماعت احمدیہ باڈہ تھے۔

جماعتِ احمدیہ باڈہ کے نوجوان صدر مکرمی ہدایت اللہ صاحب نے بڑے خلوص کے ساتھ تمام اجتماع میں تعاون فرمایا اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آپ کے علاوہ مکرمی مولوی محمد انور صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ نے محنت اور جانفشانی سے اجتماع کی کامیابی کے لئے کوشش کی ہے۔ مکرمی جناب امیر صاحب خیرپور ڈویژن نے بھی ہر طرح تعاون فرمایا ہے۔

قریشی عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ
ناظم اعلیٰ انصار اللہ مجالس انصار اللہ
سابق سندھ

تلاشِ گمشدہ

میرے لڑکے مولوی عبدالمنان ولد محمد سلطان صاحب مرحوم درویش قادیان عید سے قریباً چھ روز پیشتر سے لاپتہ ہیں۔ عمر قریباً ۳۰ برس چہرے پر سنہری رنگ کی داڑھی۔ درثمین کے اشعار اور تلاوت قرآن کریم عام بازار میں اور گلی کوچوں میں عموماً کرتے رہتے ہیں۔ نماز کے بڑے پابند ہیں۔ چھ بچوں کے باپ ہیں مگر ذہنی توازن درست نہیں جس کی وجہ سے فکر لاحق ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ دور دور تک تلاش کیا ہے مگر کامیابی نہیں ہوئی سخت پریشانی ہے۔

(اہلیہ بی بی والدہ عبدالمنان قادیانی معرفت شیخ عبدالحئی صاحب صدر حلقہ دارالذکر کوٹھی نمبر ۱۰ ایبٹ روڈ)

حضرت مولوی عبد الحق صاحب بدوملہوی

کا

ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلغ گیمبیا)

(قسط نمبر ۳)

۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جب لالہ صاحب حاضر ہوئے تو تایا جی نے کہا کہ یہ لالہ صاحب ہمارے گاؤں کی آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ تو بڑے غریب ہیں"۔

جس پر لالہ صاحب کو بہت غم ہوا کہ ایک بزرگ کی زبان مبارک سے میرے لئے غریب کا لفظ نکل گیا اب میں ساری عمر غریب ہی رہونگا دو چار دن کے لئے اور ٹھہر گئے کہ موقعہ پر دُعا کی درخواست کروں گا۔ جب تیسرے دن ملاقات کا موقعہ ہوا تو تایا جی نے عرض کی کہ حضور نے جو "غریب کا لفظ" فرمایا تھا اِن کو اُس پر یہ وہم ہو گیا ہے کہ ایک مہاتما کے مُنہ سے یہ نکل گیا اب میں ہمیشہ ہی غریب ہی رہوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دل جوئی کے رنگ میں فرمایا

"ہم نے مزاج کے لحاظ سے کہا تھا"۔

جس پر اُن کو یہ تسلی ہوئی کہ مالی لحاظ سے غریب نہیں فرمایا بلکہ طبیعت کے لحاظ سے منکسر المزاج کے معنوں میں فرمایا ہے۔

یہ لالہ جی جب فوت ہونے لگے اور چارپائی سے اُتار کر زمین پر اُن کا بستر ہو چکا تھا تو اپنے بیٹے سے خواہش کی کہ "جاؤ عبد الحق کو بُلا لاؤ کچھ گیان دھیان کی باتیں سن لوں"۔ چنانچہ اس آخری وقت میں اباجی رضی اللہ عنہ اُن کے پاس گئے اور توحید، معرفتِ الٰہی۔ خدا تعالیٰ کے مجیب الدعوات ہونے کا تذکرہ ہوتا رہا۔ اباجی کے اُس گھر سے چلے آنے کے بعد جلد ہی لالہ جی فوت ہو گئے۔

یہ سارے اُمور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کی محبت اور مذہبی غیرت اور تجارتی ایمانداری اور قرآنی تعلیم پر پورے پابند ہونے کی وجہ سے تھے

۱۹۱۸ء کے آخر انفلوئنزا کی شدت کی وجہ سے جب جلسہ سالانہ دسمبر میں نہ ہو سکا اور مدرسہ احمدیہ میں چھٹیاں تھیں تو میں بدوملہی تھا۔ اینٹوں کے بھٹے کے کاروبار میں اباجی کو چند ہزار روپیوں کی اچانک ضرورت پڑی۔ کسی ہندو دکاندار کی طرف تایا جی گئے کسی طرف مجھے بھیجا۔ میں بازار سے واپس آرہا تھا۔ کہ ایک دکان میں یہ نظارہ دیکھا کہ دکاندار اپنی صندوقچی کو اباجی کی جھولی میں الٹ رہا ہے۔ اور یہ کہہ رہا ہے کہ گھر جا کر گن لینا اور مجھے بتا دینا۔ چنانچہ آپ نے گھر آکر وہ رقوم گِن کر اُن کی طرف رقعہ لکھ دیا کہ اتنی رقم تھی۔

باوجود مذہبی مخالفت اور شدید مذہبی گفتگو اور بحث و تبادلۂ خیالات کے سلسلہ سے مخالف ہندو اور مسلمان آپ کی عزت ہی کرتے اور احترام کی نظر سے دیکھتے۔ بعض ہندوؤں اور بعض مسلمانوں نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ جس کام میں عبد الحق ہوگا اس میں ضرور برکت ہوگی۔ باوجودیکہ ۱۹۲۳ء سے آپ بدوملہی چھوڑ کر قادیان آچکے تھے پھر بھی ۱۹۴۶ء میں اباجی کی طرف قادیان میں انہی مندرجہ بالا لالہ جی کے بیٹے کا خط آیا کہ ہم چند ہندوؤں نے مل کر ایک کارخانہ بجلی کی رَو کا جاری کرنا چاہا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اُس میں حصہ دار ہوں تاکہ آپ کی برکت ہمیں حاصل ہو۔ اور اس نیت سے مَیں نے آپ کی طرف سے کچھ رقم ادا کر کے آپ کو اس کا ڈائریکٹر تجویز کیا ہے۔ آپ منظوری دیں اور رقم کا انتظام کر لیں۔ چنانچہ آپ نے رقم کا انتظام کر دیا۔ اس کارخانہ میں آٹھ ہندو اور صرف ایک مسلمان یعنی اباجی شریک تھے۔ یہی وہ کارخانہ ہے جو ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں کے ترکِ وطن پر اُن کا ملات کی رُو سے ہمارے حصہ میں آیا اور ہندوؤں کے حصے گورنمنٹ کے ہو گئے اور اب تک وہ ہمارے چھوٹے بھائی کے پاس ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گائے کا نذرانہ

۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے یا ۱۹۰۷ء کا۔ غالباً مئی آخر یا جون شروع کے دن تھے کہ لالہ نارائن داس مذکور نے اپنے فرمہ میں کسی زمیندار سے ایک گائے حاصل کی اور پھر ہمیں بیچ دی۔ وہ بہت ہی اصیل اور بے ضرر تھی۔ اور ہمیں ایسی ہی گائے کی ضرورت تھی۔ چند دنوں کے بعد چوہدری سرفراز خان صاحب قادیان سے واپس بدوملہی پہنچے اور وہاں کے حالات بتانے کے لئے ہماری دکان پر بھی آئے۔ اثناءِ گفتگو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک گائے کی ضرورت بیان فرمائی تھی۔

رات کو گھر پر دونوں بھائیوں نے مشورہ کیا اور فیصلہ کیا کہ اُس تازہ آمدہ گائے کو حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا جاوے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ اور تائی جی مرحومہ نے تائید کی مگر ساتھ ہی کہا کہ چند دن ہمیں اس کی ٹہل کر لینے کا موقع دیں۔ چنانچہ چھ سات دن تک دونوں اماں جی رضی اللہ عنہا اور تائی جی رضی اللہ عنہا اس کی خوراک اور پانی کا خاص خیال رکھتی رہیں۔ روزانہ اُسے نہلاتی بھی رہیں۔ اور پھر ساتویں دن اُس پر سُرخ زرد نشان لگا کر (جیسے آجکل قربانی کے دنبوں پر بعض لوگ لگاتے ہیں) قادیان بھیج دی گئی۔ میاں اللہ دین صاحب حجام احمدی رضی اللہ عنہ اُسے دیہات کے رستہ تھوڑی تھوڑی منازل طے کرتے ہوئے قادیان لائے اور تایا جی براہ راست بدوملہی سے اجنالہ اور امرتسر اور بٹالہ ہوتے ہوئے قادیان حاضر ہوئے اور پیش کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"آپ لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سا نمونہ دکھایا ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت

اس واقعہ کے ڈیڑھ دو ماہ بعد بارشوں کے دنوں میں غالباً جولائی آخر یا شروع اگست میں تائی جی مرحومہ اور اباجی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مَیں بھی قادیان آیا اور حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور چھوٹی مسجد میں کئی دفعہ حضور علیہ السلام کے ساتھ بائیں ہاتھ کھڑا ہوتا اور نمازیں ادا کرتا رہا۔

اُن دنوں گول کمرے میں حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ مع اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا و سید عبد الرزاق شاہ صاحب و آپا مریم صاحبہ مرحومہ مغفورہ جو اُس وقت چھوٹی عمر کی تھیں بطور مہمان فروکش ہوئے۔ جب ہمارا یکّہ چوک میں پہنچا اُس وقت بھی بارش ہو رہی تھی اور راستہ بھر بارش ہوتی آئی تھی۔ ہم بھیگتے آئے تھے۔ غالباً دس بارہ روز ٹھہر کر ہم لوگ واپس چلے گئے تھے۔

۱۹۰۷ء کا سالانہ جلسہ

پھر دوسری دفعہ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر اباجی رضی اللہ عنہ مجھے اپنے ساتھ قادیان لائے۔ اُن دنوں مسجد اقصیٰ میں جلسہ ہوتا تھا۔ حضور علیہ السلام کا اُن دنوں سیر کے لئے ریتی چھلہ میں بڑے درخت تک جانے اور پھر اژدہام کی وجہ سے جلدی واپس آجانے کا نظارہ مجھے یاد ہے۔ میں بھی اباجی کے ساتھ اس مجمع میں پیچھے پیچھے تھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضور کی چھڑی دو ایک دفعہ ہمقدم ساتھیوں کی وجہ سے گر پڑی تھی۔ جلسہ کے بعد ایک دن میٹھے چاولوں کا باوجود تھوڑے ہونے کے سب مہمانوں کے لئے کافی ہو جانا۔ اور لوگوں کا خوشی سے بار بار کہنا کہ ہم نے آج کھانے کے بڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مجھے اب تک یاد ہے۔

مارچ ۱۹۱۱ء میں میرا وظیفہ کا امتحان ہوا۔ مَیں نے اس سے قبل اباجی سے درخواست کی کہ آپ دُعا فرمادیں جس طرح اپنے مدرسہ میں اوّل آکر وظیفہ کے لئے چنا گیا ہوں وہاں بھی پاس ہو جاؤں تو وظیفہ لوں۔ تو فرمایا مَیں نے تمہیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کرانا ہے اگر تم وظیفہ والے ہوئے تو مَیں مدرسہ میں داخل نہ کرا سکوں گا۔ لہٰذا وظیفے کا خیال چھوڑ دو۔ مَیں نے تمہیں دینی خدمت کے لئے ہی ابتداء سے تجویز کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اپریل ۱۹۱۱ء کو قادیان آکر مجھے مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں داخل کرا دیا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ قادیان آئے ہوئے تھے اور یہاں سے بیعت کر کے ہی واپس گئے۔ (باقی)

لاہور میں جماعتِ احمدیہ کا پہلا گرلز ہائی سکول

۲۳؍اپریل ۱۹۶۵ء کو جمعہ کے روز مکرم محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور نے مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی معیت میں احباب اور مستورات کی ایک بڑی تعداد کے سامنے لاہور میں جماعت احمدیہ کے پہلے گرلز ہائی سکول کے قیام کا افتتاح فرمایا۔ اور دعا کرائی۔

احباب سے التماس ہے کہ وہ بھی اس سکول کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں کہ اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بچیاں اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اعلیٰ کردار لے کر نکلیں۔ اس سکول میں کام کرنے کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیڈ مسٹرس کی ضرورت ہے۔ لاہور کی تعلیمی دنیا میں اہمیت کے پیش نظر ہیڈ مسٹرس کے لئے اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ وسیع تجربہ کا سوال ہے۔ تاکہ وہ سکول کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سے نبھا سکیں۔ خواہشمند بہنیں مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول واقعہ میو روڈ۔ دارالذکر لاہور کے پتہ پر جلد درخواستیں بھجوائیں۔ اب جبکہ لاہور میں احمدی بچیوں کے لئے ایک تعلیمی ادارہ کھل چکا ہے لاہور کے احباب سے درخواست ہے کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ وہ کوشش کریں کہ تکلیف اٹھا کر بھی اپنی بچیوں کو اس سکول میں داخل کروائیں تاکہ یہ ادارہ جلد ایک فعال ادارہ بن جائے (سمیع اللہ مالک شفاء میڈیکو۔ لاہور)

مجالسِ خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کا جائزہ

(ماہ فروری ۱۹۶۵ء)

زندہ قوموں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے گذشتہ کام کی روشنی میں اپنے مستقبل کی بنیادیں استوار کیا کرتی ہیں۔ ہمارے ذمہ اشاعت اسلام ایسے عظیم الشان فرض کی ادائیگی کا کام سپرد ہے۔ ہمارے لئے اس اصل کو اپنانا بہت ضروری ہے۔ خدام الاحمدیہ کی کارگذاری کی رپورٹ شائع کرنے سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ تا خدام کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ہم نے اب تک کیا کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا ہے۔ ماہ فروری ۶۵ء کی رپورٹ جملہ خدام کی خدمت میں پیش کرنے سے قبل خاکسار تمام خدام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ دینی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ تا دینِ فطرت تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

مساعی کا مختصر جائزہ

شعبہ اعتماد

دوران ماہ مختلف مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کے مجالس عاملہ کے ۱۵۵ اور مجالس عامہ کے ۷۲ اجلاس انعقاد پذیر ہوئے۔ مجالس عاملہ کے اجلاسوں میں مختلف پروگرام زیر غور آئے۔ اور مجالس عامہ کے تحت عمومی طور پر جلسہ ہجات مہدی معہود منعقد ہوئے۔ بعض مجالس نے اجلاس عامہ میں تربیتی اور اخلاقی تقاریر کا بھی اہتمام کیا

وقارِ عمل

شعبہ وقار عمل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدام میں اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ اور وہ کسی بھی کام کو عار نہ سمجھیں۔ اس میں نہ صرف راستوں اور مسجدوں کی صفائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بلکہ خدام کو اپنے کپڑے دھونے۔ بوٹ پالش کرنے اور اپنا سامان وغیرہ آپ اٹھانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

اسی ماہ کے دوران مختلف مجالس کے تحت ۹۷ بار ۳۸۷ خدام نے ۱۲۹ گھنٹے کام کر کے مختلف رفاہ عامہ کے کام سرانجام دیئے جن میں بعض دیواروں کی مرمت بھی شامل ہے۔

شعبہ تعلیم

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۳ خدام کو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا۔ اور ۴۳ خدام کو قرآن پاک با ترجمہ سکھایا گیا۔ اس ماہ میں ۴۸ خدام نے نماز با ترجمہ سیکھی اور ۲۶ خدام نے نام پڑھنا لکھنا سیکھا۔ مختلف مجالس کے تحت چلنے والی لائبریریوں میں ۸۵ کتب کا اضافہ ہوا۔ اور ۱۷۹۰۔ افراد نے ان سے کتب حاصل کر کے استفادہ حاصل کیا۔ اس ماہ کے دوران ربوہ کی مجلس نے تحریری اور تقریری مقابلے کا انعقاد کیا۔ اور کراچی کی جماعت نے ریڈنگ روم کا اجرا کیا۔

شعبہ اصلاح وارشاد

اس شعبہ کے تحت ۱۵۹۲ خدام نے پیغام حق کے لئے وقت دیا۔ اور ۱۸۴ خدام نے ایک دن وقف کر کے اشاعت اسلام کے لئے لٹریچر تقسیم کیا۔ تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد ۲۷۰۴۷ رہی۔ جبکہ ۲۶۳ تبلیغی خطوط بھی لکھے گئے۔ اس ماہ کے دوران ۱۸۵۴ افراد زیر تربیت رہے۔

اللہ تعالیٰ نے خدام کی ان مساعی کو بارآور کرتے ہوئے صداقت کی متلاشی ۸ روحوں کو آستانہ الٰہی پر لا سجدہ ریز کیا۔ اور انہوں نے سلسلہ حقہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس ماہ مزید ۲۶۱ افراد حج سکیم میں شامل ہوئے۔

شعبہ خدمتِ خلق

یہ شعبہ اپنی وسعت اور نوعیت کے لحاظ سے سب شعبوں سے زیادہ توجہ طلب ہے۔

ماہ فروری میں ۵۶۲ افراد کی ۱۵۶۶/- رقم سے ۳ من گندم اور ۸ من ۳۲ سیر آٹے سے امداد کی گئی۔ اسی طرح ان میں وہ مستحقین بھی شامل ہیں۔ جن کی ۱۴۰ پارچات سے بھی مدد کی گئی۔ ۹۱/- ۷۴ روپیہ بطور قرضہ حسنہ مستحق افراد کو دے کر ان کی بروقت مدد کی جاتی رہی ۲۹۴۔ افراد کو مفت ٹیکے لگائے گئے۔ ۲۸۹۔ افراد کی اپنی جگہ چھوڑ کر بسوں میں جگہ ۴۴ مہیا کی گئی۔ ۶۰۵ مضر راہ اشیاء کو ہٹا کر رستے کی صفائی میں حصہ لیا گیا۔ ۴۶۱ خطوط لکھ کر یا ٹائپ کر کے دیئے گئے۔ اس ماہ کے دوران ۹۷۹ مریضان کی عیادت کی گئی۔ اور ۲۸۲ افراد کو منزلِ مقصود تک پہنچایا گیا۔ ۱۲۷ افراد کو ان کے بوجھ اٹھانے میں مدد دی گئی۔ ۵۱۔ افراد کو روزگار تلاش کر کے دیا گیا۔ اور ۱۲۳ افراد کو تلاش معاش میں مدد دی گئی۔ اور ان کے لئے کوشش کی گئی۔ ۲۵۷ غریبوں اور مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ۱۵۴۰۔ مریضوں کو مفت دوائی دے کر ان کا علاج کیا گیا۔

ڈاکیوں کی ہڑتال کے ایام میں لائل پور کے خدام نے چار دن اپنی گلی میں ڈاک تقسیم کی ۳ بچوں کو مفت ٹیوشن پڑھائی گئی۔ اور ۱۲ افراد نے خود بھوکے رہ کر کھانا کسی غریب کو دے دیا۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ تعمیر ہال
اور
مجالسِ خدام الاحمدیہ

شوریٰ ۱۹۶۴ء نے فیصلہ کیا تھا کہ:۔

"مرکزی ہال کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنی چاہیئے۔ اور جن مجالس کے ذمہ تعمیر کی مقرر کردہ رقوم میں سے بقایا ہے ان پر دباؤ ڈال کر وصولی کی جائے نیز ہال کی تعمیر شروع ہو جانے پر بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہو گی"

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہال کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تمام ایسی مجالس جن کے ذمہ چندہ تعمیر ہال کا بقایا ہے۔ ان سے التماس ہے کہ اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔ کیونکہ سال رواں کے اندر اندر ہال کی تکمیل تبھی ممکن ہے کہ ہمیں ضروری اخراجات کے لئے تمام کی تمام رقم آئندہ ایک دو ماہ میں مل جائے۔

بقیہ مجالس بھی عطایا کے حصول کی کوشش جاری رکھیں۔ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ان کے لئے عنقریب رقوم کی تعین کر دی جائے گی۔ کیونکہ ہمیں بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہے۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

کوارٹر ماسٹر حوالدار محمد عمر صاحب جو پہلے سی ایم ایچ میرپور (آزاد کشمیر) ہوتے تھے ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو فوری ضرورت ہے اگر مکرم میاں محمد عمر صاحب یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو اُن کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں ایک محنتی ٹیچرس B.A.B.S.C / F.S.C.C.T درکار ہے امیدوار اپنی درخواستیں معہ ضروری نقول اسناد ۶ مئی تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

(ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر)

درخواستہائے دعا

- عزیزم کریم اللہ صاحب نے فزیالوجی (PHYSIOLOGY) کے امتحان میں ۹۱٪ نمبر حاصل کر کے نہ صرف A گریڈ کامیابی حاصل کی ہے۔ بلکہ اپنی P.H.D کی کلاس میں اول پوزیشن بھی حاصل کی ہے۔ (خدا بخش عبد انسپکٹر وقف جدید)
- خاکسار چند دنوں سے زیادہ بیمار ہے۔ (خاکسار لطف الرحمٰن خالد۔ وقف جدید)
- خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (عبد الستار علیم لائلپوری۔ کراچی)
- میری والدہ صاحبہ اہلیہ سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم چند دنوں سے بیمار ہیں۔ (تنویر شاہ "ابن علی" محلہ دارالرحمت۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطایا جات

(از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ افسر لنگر خانہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہیں۔

(۳)

نام	رقم
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بانی	۱۰۰۰-۰۰
مکرم مسعود احمد صاحب قریشی	۵۰۰-۰۰
محترمہ لیڈی ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ چوک جامعہ مسجد شیخوپورہ پنجاب والدہ صاحب میاں معراج الدین صاحب عمر مرحوم	۲۰۰-۰۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب شفا میڈیکو نوابشاہ	۲۰۰-۰۰
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال محمود آباد فارم	۱۰۸-۰۰
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ محمد خان صاحب چک ۸۹ جنوبی سرگودہا	۱۰۰-۰۰
مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ڈھاکہ	۷۵-۰۰
〃 عبدالرحمٰن صاحب بحساب جماعت احمدیہ کیمبل پور	۶۹-۰۰
〃 قربان حسین شاہ صاحب انسپکٹر پولیس کوئٹہ	۵۰-۰۰
〃 ملک محمود احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر لاہور	۵۰-۰۰
〃 کرنل تقی الدین احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰-۰۰
〃 احمد علی صاحب زعیم انصار اللہ شیخوپورہ	۵۰-۰۰
〃 قمر الدین صاحب بحساب جماعت احمدیہ قمر آباد	۵۰-۰۰
〃 چوہدری مہر خان صاحب چک ۱۰۹ نائن گڑھ بذریعہ افسر لنگر خانہ منجانب	
خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن	۵۰-۰۰
منجانب محترمہ ضیاء بیگم سلیم احمد صاحبہ	۵۰-۰۰
محترمہ احمدہ بیگم بشیر احمد صاحب	۵۰-۰۰
محمد عبداللہ صاحب سنجر جانگ	۳۱-۰۰
عبدالسمیع صاحب کنری	۲۶-۰۰
چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب	۲۵-۰۰
محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر کالج ملتان	۲۵-۰۰
میاں محمد حسین صاحب مردان از ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ہاتھیان	۲۰-۰۰
خواجہ شمس الدین صاحب آف چکوال حال کوہ نور کالونی۔ راولپنڈی	۲۰-۰۰
چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۶۹ مراد	۲۰-۰۰
مکرمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی	۳۰-۰۰
صوبیدار محمد شفیع صاحب	۱۰-۰۰
غلام نبی صاحب ہوڈر چک نمبر ۱۸ شیخوپورہ	۱۶-۲۰
عبدالرحمٰن صاحب سر شمیر روڈ چک ۹۸ ج ب لائل پور	۱۵-۰۰
خواجہ محمد شفیع صاحب ڈھاکہ	۱۵-۰۰
جمعدار غلام رسول صاحب دار الصحت وسطی ربوہ	۱۵-۰۰
حافظ محمد یوسف صاحب چک ۱۵۲۔ سرگودہا	۱۲-۰۰
محمد صدیق صاحب قبولہ ضلع منٹگمری	۱۱-۰۰
عبدالرحمٰن صاحب عنایت پور بھٹیاں	۱۱-۰۰
حافظ محمد عبداللہ صاحب بھیکی ضلع شیخوپورہ	۱۰-۰۰
بشیر احمد صاحب گوٹھ محمد بوٹا ضلع نواب شاہ	۱۰-۰۰
چوہدری شریف احمد صاحب	۱۰-۰۰

تصحیح

ظہیر احمد صاحب باجوہ شل نمبر ۱۷۵۲۳ G 86 ماڈل ٹاؤن لاہور نے اپنے ماہوار جیب خرچ -/۱۵ روپے ماہوار کی وصیت کی ہے نہ کہ -/۱۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ کی جیسا کہ اخبار الفضل مجریہ ۲۱-۴-۶۵ میں غلطی سے شائع ہوا ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — ڈویژنل آفس لاہور

اطلاع نیلام

ایک دیگچی کوٹلہ جونگانہ صاحب ریلوے اسٹیشن پر دعویدار نہ ہونے کی حالت میں غیر مقصود پڑا ہوا ہے مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۵ کو بارہ بجے دوپہر نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور)

طفلِ امروز قائدِ فردا

پاکستان میں جماعتیں ایک ہزار سے بھی زائد ہیں مگر ابھی تک صرف ایک سو تین جماعتوں کے بچے مرکزی امتحانات ستارہ اطفال ہلال اطفال قمر اطفال اور بدر اطفال میں شامل ہونے رہے ہیں باقی جماعتوں کے عہدیداران بھی والدین اور بچوں کو اس مفید پروگرام میں شامل ہونے کی تلقین فرمائیں۔ یہی بچے بڑے ہو کر آپ کی مدد کریں گے یہ امتحانات اب ۲۸ مئی کو ہو رہے ہیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں چندہ دینے والی خواتین کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے لغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور فرماتے ہیں:۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

جماعت احمدیہ کی جملہ خواتین مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کو وارث ہوں۔ نیز اپنے محسن آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قیادت خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ کے زیر اہتمام

بعض اہم تربیتی اجلاس

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک اور مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی خواہش کے مطابق قلعہ صوبا سنگھ کے گردونواح کی جماعتوں میں بعض اہم تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے ہر مقام پر منعقدہ اجلاس میں علاوہ مردوں کے خواتین نے بھی شرکت کی۔ ان اجلاسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے

۱۔ گھٹیالیاں خورد:۔ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو گھٹیالیاں خورد میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے بالترتیب "صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم المثال قربانیاں، اور حق و باطل کا معرکہ" کے موضوعات پر دو گھنٹے تک مبسوط تقاریر فرمائیں۔

۲۔ میاں والی خانانوالی:۔ مورخہ ۶ مارچ کو "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے اور ہمارے دینی فرائض" کے موضوع پر محترم محمد عثمان صاحب صدیقی مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقاریر فرمائیں

۳۔ گھنوکے ججہ:۔ مورخہ ۷ مارچ کو مولوی بشیر احمد صاحب شاہد نے "صحابہ کرام کے عملی نمونے" کے موضوع پر اور مکرم محمد عثمان صاحب ایم اے نے "جماعت احمدیہ اور تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

۴۔ دانا زید کا:۔ مورخہ ۱۵ مارچ کو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ دانا زید کا کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے "خدام الاحمدیہ کے فرائض" کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم محمد عثمان صاحب ایم اے اور مکرم قاضی محمد بشیر صاحب ایم اے نے "جماعت احمدیہ کا امتیازی مقام" اور "تربیت اولاد کے متعلق احمدی والدین کے فرائض" کے موضوعات پر تقاریر کیں مورخہ ۱۶ مارچ نماز فجر کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے جماعتی تنظیم اور اس کی برکات کے موضوع پر لیکچر دیا۔

۵۔ مالوکے بھگت:۔ مورخہ ۱۶ مارچ بعد نماز عشاء مکرم بابو محمد یوسف صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے "عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم" اور محمد عثمان صاحب ایم اے نے "اسلام اور موجودہ زمانہ کے مسائل" کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں

۶۔ گھٹیالیاں کلاں۔

مورخہ ۱۷ مارچ کو مکرم شیخ غلام رسول صاحب کی صدارت میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے مثال محبت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ درشت منیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی مکرم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب اور مکرم قاضی محمد بشیر صاحب نے ہمارا جماعتی کردار اور ہمارے عقائد پر تقاریر فرمائیں۔ خواجہ خورشید احمد صاحب کی تقریر کا عنوان احمدیت کے تقاضے تھا۔

ہم جملہ جماعتوں کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ)

اصل اور حقیقی خوشی اس میں ہے کہ انسان کو خدا مل جائے

مومن کا کام یہ ہے کہ وہ خدا کو پانے کے لئے مسلسل کوشش میں لگا رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان کو خدا مل جائے۔ فرماتے ہیں :-

"مذاہب کے لئے جو لڑائی ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب کے پاس کوئی قیمتی چیز اور خزانہ ہے۔ مذاہب کی لڑائی کسی نبی کے محض ماننے یا نہ ماننے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اصل مذاہب کی لڑائی یہ ہے کہ خدا ہمارا ہے۔ خدا ایک خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ انسان جس قدر اس کا قرب اور اس کی رضا چاہنے کی کوشش کرے اس کو کرنا چاہیئے۔ بندے پر اس کے احسانات ختم نہیں ہوتے۔ ہر ایک مذہب کہتا ہے کہ خدا ہمارا ہے۔ اس پر لڑائی ہے سوائے اس کے اور کوئی چیز لڑائی والی نہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیں فخر ہے تو اس لئے کہ آپ نے ہمیں اس خزانہ کا پتہ دیا اور وہ ذریعہ بتایا کہ وہ خزانہ تمہیں اس طرح مل سکتا ہے۔ اگر ہم نے وہ خزانہ حاصل نہیں کیا تو پھر یہ جھگڑا فضول ہے۔ کیا کوئی دانا اس موتی پر بھی لڑے گا جو سمندر کی تہہ میں ہو۔ وہ موتی ہمارا ہے نہ کسی اور کا۔ وہ تو دونوں کے قبضہ سے باہر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ موتی ہمیں دیا۔ اگر ہم اس موتی کو حاصل نہ کریں اور دنیا سے لڑیں تو ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ خزانہ کا دروازہ بند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس کا رستہ بتایا اور پھر دروازہ کھول دیا۔ لیکن اگر ہم اس خزانہ کو نہیں لیتے تو ہمارے خالی دعوی سے کچھ نہیں ہوتا۔ تمام دنیا کے مذاہب کہتے ہیں کہ خدا ان کے ذریعہ ملتا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ خدا اسلام کے ذریعہ ملتا ہے ہندو کہتے ہیں کہ خدا ان کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ خدا عیسائیت کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور سکھ کہتے ہیں خدا سکھ مذہب کے ذریعہ ملتا ہے ہم کہتے ہیں کہ خدا اسلام کے ذریعہ ملتا ہے اگر باوجود اس کے پھر بھی ہماری حالت میں کوئی تغیر نہیں اور ہمیں خدا نہیں ملا تو کیا یہ خوشی کی بات ہے۔ اصل خوشی تو اس میں ہے کہ خدا مل جائے اس لئے مومن کا یہ کام ہے کہ وہ اس کوشش میں لگا رہے کہ اس کو خدا مل جائے مومن میں اور دوسروں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ مومن پر خدا ظاہر ہو جاتا ہے اور دوسرے دعویٰ ہی کرتے رہتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ خدا ظاہر ہوا۔ آپ نے بتایا۔ اور اس خزانہ کا دروازہ کھول دیا۔ لیکن یہ کوئی خوشی کی بات نہیں کہ خدا کا ہمیں پتہ لگ گیا بلکہ اصل خوشی اس میں ہے کہ خدا مل جائے۔ اگر دروازے بند ہوں اور کسی شخص کو خزانہ نہ ملے تب بھی وہ محروم ہے۔ اور اگر کھلے ہوں اور وہ نہ لے تب بھی محروم۔ اگر کوئی شخص پیاسا ہو اور اس کو پانی نہ ملے تو وہ تشنہ ہے اور اگر پانی موجود ہو اور وہ نہ پیئے تب بھی پیاسا ہی ہے اور اس کی پیاس میں کچھ بھی کمی نہیں آتی، دونوں کی تکلیف یکساں ہے۔ پس اسی طرح جس شخص کو خدا نہیں ملتا اس کے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں۔ لیکن جس کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ اور جس کو پتہ ہے کہ خدا یوں مل سکتا ہے اور وہ نہیں ملتا تو اس کی بھی وہی حالت ہے۔"

(الفضل ۱۳ رجولائی ۲۲ ۱۹ء)

جلسہ سیرۃ صحابہؓ

ربوہ — مورخہ ۵/۵/۶۵ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت پر علماء سلسلہ تقاریر فرمائیں گے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس بابرکت جلسہ میں شمولیت فرما کر مستفیض ہوں (مہتمم مقامی)

تعمیر و ترقی اور غیر معمولی سرگرمی کا سال

۶۵-۱۹۶۴ء میں صدر انجمن احمدیہ کی کارکردگی ایک نظر میں

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

۳۰ راپریل ۱۹۶۵ء کو صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۶۵-۱۹۶۴ء ختم ہو کر یکم مئی ۱۹۶۵ء سے نیا مالی سال شروع ہو چکا ہے اس طرح ہم گزشتہ سال کی کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور اپنی پہلے سے بڑھی ہوئی نئی ذمہ داریوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے توفیقِ الٰہی نئے عزم اور نئی امنگوں کے ساتھ نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں۔

یہ امر باعث اطمینان و مسرت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی کارکردگی کے لحاظ سے پہلے سے قائم شدہ روایات کے مطابق سال گزشتہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعمیر و ترقی اور غیر معمولی سرگرمی کا سال ثابت ہوا۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ اس سال کے دوران صدر انجمن احمدیہ کے نوے اجلاس منعقد ہوئے۔ اصلاح و ارشاد، تعلیم و تربیت اور تنظیم وغیرہ سے متعلق کثیر التعداد اہم امور زیر غور آئے اور ان کے متعلق ضروری فیصلے کر کے انہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ ایسے امور کی تعداد جن پر غور کر کے ضروری فیصلے کئے گئے ۱۵۱۱ تھی ہے

احباب دعا کریں کہ گزشتہ سال کی طرح نئے مالی سال میں بھی جو یکم مئی ۱۹۶۵ء سے شروع ہوا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں پہلے سے بھی بڑھ کر مستعدی سرگرمی اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق عطا کرے اور قدم قدم پر ہماری رہنمائی فرمائے تاکہ ہم اس کی تائید و نصرت اور خاص فضل کے ماتحت اس کی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ وہ خود ہی ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ اللّٰھم آمین۔

۲ رمئی ۱۹۶۵ء

خاکسار مرزا ناصر احمد
(صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

برطانوی تاریخ دان ڈاکٹر ہارڈی کی ربوہ میں آمد

ربوہ — مشہور برطانوی تاریخ دان ڈاکٹر پی۔ ہارڈی۔ ایم۔ اے (کینٹب) پی ایچ ڈی (لندن) جماعتِ احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے مورخہ ۲ رمئی ۱۹۶۵ء کو بذریعہ موٹر کار لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ ڈاکٹر ہارڈی "لندن سکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اینیز" سے متعلق ہیں اور گزشتہ دو سال سے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں آپ متعدد اسلامی ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں اور اب دو سال پاکستان میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے کے بعد عنقریب انگلستان واپس جانے والے ہیں۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران آپ جماعتِ احمدیہ کا مرکز بھی دیکھیں چنانچہ اپنے وطن واپس جانے سے قبل اپنی اس خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں ہی آپ یہاں تشریف لائے تھے۔

آپ نے ربوہ میں تعلیمی ادارہ جات اور خلافت لائبریری دیکھنے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر بھی دیکھے اور علی الخصوص بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور ان میں خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے بعض بزرگانِ سلسلہ اور تعلیمی ادارہ جات کے اساتذہ سے تبادلہ خیالات بھی کیا اور اس امر پر بھی خاص خوشی کا اظہار فرمایا کہ ربوہ ایک نئی اور دور افتادہ بستی ہونے کے باوجود تعلیم اور تبشیر کا ایک اہم مرکز ہے اور اس سلسلہ میں ہر طرح خود کفیل واقع ہوا ہے۔ آپ نے خاص طور پر تعلیم الاسلام کالج میں سائنسی علوم کی تدریس کے وسیع انتظامات کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں یہاں سائنسی علوم میں گہری دلچسپی اور ان کی ترویج و ترقی سے متعلق مساعی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

آپ ربوہ میں چند گھنٹے قیام کرنے اور نہایت مصروف وقت گزارنے کے بعد چار بجے سہ پہر لاہور واپس تشریف لے گئے۔